یومِ عاشوراء کی
تاریخی و اسلامی حیثیت

سلسلہ خطبات شعیب
(۴)

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب شروانی دامت برکاتہم
بانی و مہتمم الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور و خلیفہ حضرت اقدس شاہ مفتی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپور

الجامعة
١٤٠٤ - 1984
الجامعة الإسلامية مسيح العلوم بنگلور
قسم البحوث و النشريات العلمية

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم عاشوراء کی تاریخی و اسلامی حیثیت

یوم عاشوراء ماہِ محرم الحرام کا ایک مقدس دن ہے۔جس کی فضیلت اسلام میں مانی گئی ہے،اور اس کی اسی فضیلت کا نتیجہ ہے کہ اس دن میں بہت سے اہم واقعات وحوادث زمین کی دھرتی پر رونما ہوئے۔یہاں ہم اولاً عاشوراء میں ہوئے چند واقعات کا ذکر کرتے ہیں، پھر اس دن سے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کو واضح کریں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت

حضرت آدم علیہ السلام سے جنت میں ایک خطاء کا صدور ہو گیا تھا،اور بعض مصالح کی بنا پر اللہ تعالی نے ان کو جنت سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا۔اور آپ علیہ السلام برابر اللہ کی جناب میں گڑ گڑاتے رہے اور توبہ واستغفار کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی۔یہ قبولیت توبہ کا عظیم واقعہ اسی یوم عاشوراء کو پیش آیا۔

(قرطبی:۱/۳۲۴)

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر

حضرت نوح علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ کی طرف کم وبیش ایک ہزار برس دعوت دی،مگر اکثر لوگ بے ایمان ہی رہے،اور آپ کو تکلیفیں دیتے رہے،آخر آپ نے ان پر بددعا کردی،اور اللہ نے ان پر عذاب بھیجنے کا فیصلہ کیا،اور حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک کشتی بنائیں اور اس میں ایمان والوں کو سوار کرلیں اور مختلف جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا بھی کشتی میں سوار کرلیں۔چناں چہ آپ نے ایسا ہی کیا،اور پھر اللہ کا عذاب آیا،اور ساری دنیا میں زبردست سیلاب اور طوفان برپا ہوا،اور سارے کفار ومشرکین ہلاک وتباہ ہو گئے،اور جو بھی جانور وغیرہ دنیا میں تھے وہ بھی ختم کردیے گئے،اور ساری دنیا میں پانی ہی پانی تھا،اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اس پانی پر تیر رہی تھی، پھر جب پانی کچھ کم ہوا تو یہ کشتی ''جودی'' نامی ایک پہاڑ پر جا کر رکی،یہ جودی پہاڑ پر کشتی نوح علیہ السلام کا ٹھہرنا بھی یوم عاشوراء کو ہوا۔

(تفسیر ابن کثیر:۴/۳۲۴،طبری:۱۵/۳۳۵،قرطبی:۹/۳۶ و ۴۱)

قوم یونس سے عذاب کا ٹلنا

حضرت یونس علیہ السلام ''نینوی''بستی میں پیغام توحید وہدایت لے کر آئے،اور وہاں کے بسنے والوں کو پیغام سناتے اور اللہ کی طرف بلاتے رہے،مگر برا ہو نفسانیت وشیطانیت کا کہ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے بہ مصداق ان لوگوں میں پیغام توحید سن کر شرک میں اضافہ اور پیغامِ ہدایت سن کر ضلالت میں ترقی ہوتی رہی، یہاں تک کہ حضرت یونس علیہ السلام کو ان پر بددعا کرنی پڑی، بددعا قبول ہوئی اور عذاب کی وعید سنائی گئی،مگر ابھی آپ کو حکم نہیں ہوا تھا کہ بستی اور اہل بستی کو چھوڑ چلے جائیں،آپؑ وہاں سے بلا انتظارِ حکم خداوندی

نکل گئے، اور آپ کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا گیا، اور دوسری طرف ''نینوی'' بستی میں اللہ کے عذاب کے آثار دکھائی دینے لگے، تو وہ لوگ توبہ واستغفار میں مشغول ہو گئے، اس پر رحمتِ حق متوجہ ہوئی اور ان سے عذاب کو اٹھالیا گیا۔ یہ واقعہ بھی اسی دن ''یوم عاشوراء'' کو پیش آیا۔

(قرطبی: ۳۸۵/۸)

یوم الزینہ اور حضرت موسیٰؑ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب بہ حکمِ خداوندی فرعون کو پیغام ربانی دیا اور اپنی نبوت ورسالت کا مژدہ سنایا، تو وہ آپ کے خلاف اڑ گیا، اور آپ کے معجزات کو جادوگری کا کرشمہ کہہ کرٹالتا رہا، پھر آپ علیہ السلام کے خلاف جادوگروں کو بلا کر مقابلہ آرائی کا ارادہ کیا، اور اس مقابلہ حق وباطل کے لیے ایک دن تجویز ہوا، جس کو قرآن نے ''یوم الزینہ'' فرمایا ہے، چناں چہ اس دن مقابلہ ہوا، اور ہزاروں لوگوں نے جمع ہو کر حق وباطل کی کشمکش اور نبرد آزمائی کو دیکھا، جادوگروں نے پہلے اپنا جادو دکھایا، جس سے رسیاں سانپوں کی شکل میں سارے میدانِ مقابلہ میں دوڑتی نظر آرہی تھیں، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی ڈالی، تو اس سے ایک اژدھا بن گیا اور اس نے جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل لیا، اور اس طرح باطل پر حق کو فتح نصیب ہوگئی۔ یہ عظیم واقعہ بھی یومِ عاشوراء میں پیش آیا تھا۔

(ابن کثیر: ۲۸۹/۵، قرطبی: ۲۱۳/۱۱، ابویعلی: ۳۳۰/۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات اور فرعون کا غرق ہونا

حضرت موسیٰ علیہ السلام حق تعالیٰ کے حکم پر بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل گئے، اور فرعون نے ان کا تعاقب کیا، اور اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑ کر اس میں راستے پیدا کر دیے، اور آپ بہ سلامت بنی اسرائیل کو لے کر سمندر پار کر گئے۔ یہ دیکھ کر فرعون مع اپنے لشکر کے انھی راستوں میں داخل ہو گیا، جب وہ وسط میں پہنچا، تو اللہ نے سمندر کو جاری کر دیا، جس سے وہ اور اس کا سارا لشکر آن کی آن میں لقمۂ اَجل بن گئے، اور ہلاکت اور تباہی نے اپنا عروج دکھایا۔ یہ عظیم واقعہ بھی اسی عاشوراء کے دن ظاہر ہوا۔

(بخاری: ۳۳۹۷، مسلم: ۱۱۳۰، ابن حبان: ۱۲۱۴، دارمی: ۱۸۰۰، بیہقی: ۸۳۹۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

حضرت خالد بن زید العمیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش عاشوراء کے دن ہوئی ہے۔

(مستدرک حاکم: ۴۱۵۵)

حضرت محمد ﷺ ماں کے پیٹ میں

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اپنے والدہ کے پیٹ میں حمل اسی دن ''یوم عاشوراء'' کو رکا۔

(قرطبی: ۱۹۴/۲۰)

مزید کچھ واقعات

حضرت مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشیؒ اپنی کتاب ''انیس الواعظین'' میں فرماتے ہیں کہ بعض کے نزدیک اسی دن اللہ نے عرش، کرسی، لوح وقلم، بہشت، آدمؑ وحواءؑ، ارواح، زمین، آسمان دس چیزوں کو پیدا فرمایا۔ (انیس الواعظین: ۲۳۲)

عاشوراء اور اسلام

یوم عاشوراء اسلام میں ایک مقدس ومحترم وبافضیلت دن مانا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے روزے کا حکم دیا تھا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے، تو جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔ (یعنی فرضیت ختم ہوگئی)

(بخاری:۲۰۰۱، مسلم:۱۱۲۵)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے عاشوراء اور رمضان کے علاوہ کسی اور دن کے روزے کو وہ فضیلت دی ہو جو ان کو دی ہے۔

(بخاری:۲۰۰۶، مسلم:۱۱۳۲)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے عاشوراء کے دن مدینے میں یہود کو دیکھا کہ وہ روزے سے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ یہ بڑا نیک دن ہے۔ اس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی، تو حضرت موسی علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تم سے زیادہ حضرت موسی علیہ السلام کی اتباع کا حق دار ہوں۔ لہذا آپ نے بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی حکم دیا۔

(بخاری:۲۰۰۴، مسلم:۱۱۳۰)

اعمالِ عاشوراء

عاشوراء میں کیا حکم ہے؟ اور اس میں کیا اعمال کرنے چاہییں؟ اس سلسلے میں صرف یہ بات حدیثوں سے ثابت ہے کہ روزہ رکھنا چاہیے، جیسا کہ اوپر کی احادیث سے معلوم ہوا، اور اس دن کے روزوں کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یوم عاشوراء کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے گزشتہ ایک سال کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(مسلم:۱۱۶۲، ابوداود:۲۴۲۵، احمد:۲۲۶۲۱، ابن ماجہ:۱۷۳۸)

مگر اس روزے میں ایک حکم یہ ہے کہ اس کو تنہا نہ رکھا جائے، بل کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک اور روزہ ملا لیا جائے، کیوں کہ حدیث میں ہے کہ یہود کو اس دن روزے سے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم آئندہ سال ان شاء اللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ مگر اس کے آنے سے قبل ہی آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ (مسلم:۱۱۳۴، ابوداود:۲۴۴۵، احمد:۱۹۷۱)

اگر کسی وجہ سے نویں کو نہ رکھ سکے تو ایک دن بعد یعنی گیارھویں کا رکھ لیا جا سکتا ہے۔

(معارف الحدیث:۱۷۱/۴)

نوٹ : یہ تنہا روزہ نہ رکھنا صرف محرم کے روزہ کے لیے حکم ہے، دوسرے نفلی روزے ایک ایک بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

کیا عاشوراء کے دن کھانے میں وسعت کرنا چاہیے؟

حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت جابرؓ و حضرت ابوہریرہؓ سے ایک حدیث آئی ہے: ”من وسع علی عیاله فی یوم عاشوراء وسع الله علیه السنة كلها“

(شعب الایمان: ۳۷۹۵، معجم الکبیر طبرانی: ۱۰۰۰۷)

امام بیہقیؒ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ساری سندیں ضعیف ہیں۔لیکن جب یہ ایک دوسرے سے مل گئیں تو ان میں قوت آ گئی۔

(شعب الایمان: ۳۷۹۴)

علامہ سخاویؒ نے ''المقاصد'' میں اس حدیث پر بحث کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض علماء نے جیسے ابن الجوزیؒ نے اس کو موضوع کہا ہے، مگر عراقی نے فرمایا اس کی بعض سندیں صحیح ہیں اور بعض کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے۔

(المقاصد الحسنۃ: ۱۱۹۲)

اسی طرح علامہ عجلونیؒ نے ''کشف الخفاء'' میں اس حدیث کو تعددِ طرق کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔لہذا ثواب سمجھے بغیر (کیوں کہ اس میں ثواب کا ذکر نہیں ہے) اس دن اپنے اہل وعیال پر وسعت کر دے تو درست ہوگا، مگر یہ ضرور ہے کہ اس میں کوئی خاص قسم کے کھانے کو یا طریقے کو تجویز نہ کریں، جیسے بعض لوگ کھچڑا بناتے ہیں، اور بعض لوگ شربت کو ضروری سمجھتے ہیں، پھر اس میں بعض غلط عقیدے بھی شامل کر لیے جاتے ہیں۔یہ سب غلط وبدعات ہیں۔

بعض عوامی جہالتیں

اوپر کی تفصیلات نے یہ بتادیا کہ عاشوراء ایک مبارک دن ہے۔مگر افسوس کہ بعض لوگ ماہِ محرم کو بھی اور اس دن کو بھی منحوس سمجھتے ہیں اور بعض جگہ لوگوں میں عقیدہ ہے کہ محرم میں شادی بیاہ کرنا اچھا نہیں یا نحوست کا سبب ہے۔اور اس سے عجیب بات یہ ہے کہ بعض لوگ نئے شادی شدہ جوڑے کو پہلے محرم میں جدا کر دیتے ہیں کہ ان کا ملاپ موجبِ نحوست ہے۔یہ سب جہالت کی باتیں ہیں، ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔محرم بھی محترم مہینہ ہے، اور عاشوراء کا دن بھی فضیلت والا دن ہے۔

فقط

محمد شعیب اللہ خان شروانی

مہتمم الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم/ بنگلور، انڈیا